

جوش ملیح آبادی

(1898-1982)

شبیر حسن خاں نام، تخلص جوش اور وطن ملیح آباد تھا۔ پیدائش لکھنؤ میں ہوئی۔ علم و ادب کی روایت خاندان میں بزرگوں سے چلی آرہی تھی۔ ان کے پردادا نواب فقیر محمد خاں گویا اپنے زمانے کے معروف رئیس اور شاعر تھے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت کے مراحل جوش نے گھر ہی پر طے کیے۔ عربی و فارسی میں اچھی استعداد پیدا کی۔ اس کے بعد لکھنؤ، سیتاپور، آگرہ اور علی گڑھ میں تعلیم حاصل کی۔

1916 میں والد کے انتقال کے بعد وہ کولکتہ چلے گئے۔ یہیں ان کی ملاقات رابندر ناتھ ٹیگور سے ہوئی۔ ان کی پُرکشش شخصیت اور شاعری نے جوش کو بہت متاثر کیا۔ انھیں کے اثر سے جوش شاعرانہ تخلیقی نثر لکھنے اور شعر کہنے کی طرف مائل ہوئے۔ جوش کی نثر کے علاوہ ابتدائی شاعری میں بھی ان اثرات کو بخوبی دیکھا جاسکتا ہے۔

1924 میں وہ عثمانیہ یونیورسٹی، حیدرآباد کے دارالترجمہ میں ناظر ادب کے طور پر ملازم ہو گئے۔ یہاں انھوں نے تقریباً دس سال کام کیا۔ 1934 میں دہلی آگئے جہاں ان کے کئی شعری مجموعے شائع ہوئے۔ ”قلم“ کے عنوان سے ایک رسالہ بھی جاری کیا۔ اس کے بعد وہ پونا کی ایک فلم کمپنی میں ملازم ہو گئے۔ آزادی کے بعد وہ حکومت ہند کے رسالے ”آج کل“ کے مدیر مقرر ہوئے اور دہلی میں سکونت اختیار کر لی۔ 1955 میں حکومت ہند نے انھیں پدم بھوشن کے اعزاز سے نوازا۔ 1956 میں وہ پاکستان چلے گئے۔ ایک عرصے تک ترقی اردو بورڈ، کراچی سے منسلک رہے اور اردو لغت کا کام کرتے رہے۔ زندگی کے باقی دن انھوں نے اسلام آباد

میں گزارے۔ وہیں ان کا انتقال ہوا۔

جوش ملیح آبادی نہ صرف زود گو شاعر تھے بلکہ کم سے کم وقت میں طویل نظمیں کہنے کی استعداد بھی رکھتے تھے۔ اُن کا پہلا مجموعہ کلام ”روح ادب“ 1929 میں شائع ہوا۔ اس کے بعد اُن کے کئی مجموعے منظر عام پر آئے جن میں ”شعلہ و شبنم“ ”حرف و حکایت“ اور ”سنبل و سلاسل“ بہ طور خاص قابل ذکر ہیں۔ اُن کا آخری شعری کارنامہ نامکمل طویل نظم ”حرفِ آخر“ ہے۔ نثر میں اُن کا سب سے اہم کارنامہ اُن کی خودنوشت ”یادوں کی برات“ ہے۔

جوش نے غزلیں اور رباعیاں بھی کہی ہیں لیکن بنیادی طور پر وہ نظم کے شاعر ہیں۔ ابتدا میں اُن کی نظموں کا موضوع فطرت کی تصویر کشی تھا جس کی وجہ سے انھیں شاعر فطرت کہا جاتا رہا۔ تحریک آزادی کے زیر اثر اُنھوں نے حب وطن کے گیت گائے اور سیاسی مسائل کو موضوع بنایا اور اپنے ولولہ انگیز لب و لہجے کی وجہ سے ”شاعر انقلاب“ کہلائے۔ زبان پر جوش کو غیر معمولی قدرت حاصل تھی۔ وہ الفاظ کے جادوگر کہے جاتے ہیں۔

”البیلی صُبح“

نظر جھکائے عروسِ فطرتِ جبیں سے زلفیں ہٹا رہی ہے
سحر کا تارا ہے زلزے میں، اُفق کی کو تھر تھرا رہی ہے
روشِ روشِ نغمہِ طرب ہے، چمن چمنِ جشنِ رنگِ و بو ہے
طیور شاخوں پہ ہیں غزلِ خواں، کلی کلی گنگنا رہی ہے
ستارہ صُبح کی رسیلی، جھپکتی آنکھوں میں ہیں فسانے
نگارِ مہتاب کی نشلی نگاہِ جادو جگا رہی ہے
طیور، بزمِ سحر کے مطرب، کچکتی شاخوں پہ گا رہے
نسیم، فردوس کی سہیلی، گلوں کو جھولا جھلا رہی ہے
کلی پہ نیلے کی، کس ادا سے پڑا ہے شبنم کا ایک موتی
نہیں، یہ ہیرے کی کیل پہنے کوئی دلہن مسکرا رہی ہے
سحر کو مددِ نظر ہیں کتنی رعایتیں چشمِ خوںِ فشاں کی
ہوا بیاباں سے آنے والی لہو کی سرخی بڑھا رہی ہے
شلو کا پہنے ہوئے گلابی، ہر اک سبک پنکھڑی چمن میں
رنگی ہوئی سرخ اورھنی کا ہوا میں پلو، سکھا رہی ہے
فلک پہ اس طرح چھپ رہے ہیں ہلال کے گرد و پیش تارے
کہ جیسے کوئی نئی نویلی جبیں سے افشاں چھڑا رہی ہے
کھٹک یہ کیوں دل میں ہو چلی پھر؟ چپکتی کلیو! ذرا ٹھہرنا
ہو اے گلشن کی نرم رو میں یہ کیسی آواز آرہی ہے؟

مشق

لفظ و معنی

زالی انوکھی، اٹھڑ	:	الہیلی
دلہن	:	عروس
آسمان کا کنارہ، وہ جگہ جہاں زمین و آسمان ملتے ہوئے دکھائی دیتے ہوں۔ (جمع آفاق)	:	افق
کیاریوں کے درمیان کا راستہ	:	روش
خوشی کا گیت	:	نغمہ طرب
طائر کی جمع، پرندے	:	طیور
محبوبہ	:	نگار
صبح کی محفل	:	بزمِ سحر
گانے والے	:	مطرب
سب سے اعلیٰ جنت	:	فردوس
خون بہانے والی آنکھ	:	چشمِ خونِ فشاں
ایک قسم کا چھوٹا کرتا	:	شلوکا
نازک، ہلکی	:	سبک
چاندی سونے کے ذرات یا مقیش کی باریک کترن جو عورتیں بالوں پر چھڑکتی ہیں	:	افشاں
دھیمی چال	:	نرم رو

غور کرنے کی بات

- ’البیلی صبح‘ جوش کی ان نظموں میں سے ہے جن کی وجہ سے انھیں شاعر فطرت کہا گیا ہے۔ اس نظم میں انھوں نے موسم بہار کی ایک حسین صبح کا منظر بہت ہی دلکش انداز میں بیان کیا ہے۔
- اس نظم میں جوش نے اپنے مشاہدات کو مختلف تشبیہوں اور استعاروں کے ذریعے بیان کیا ہے۔

سوالات

1. صبح کے منظر کو شاعر نے کس انداز میں پیش کیا ہے؟
2. صبح کے وقت کلی کے گنگنانے سے کیا مراد ہے؟
3. شبنم کے موتی کو ہیرے کی کیل کیوں کہا گیا ہے؟
4. صبح کے وقت سرخی پھیلنے کو شاعر نے کس طرح بیان کیا ہے؟
5. شاعر آخری شعر میں چٹکتی کلیوں سے کیا کہہ رہا ہے؟

عملی کام

- نظم کا خلاصہ لکھیے۔
- اس نظم میں جو تشبیہات اور استعارات آئے ہیں ان کو تلاش کر کے لکھیے۔